Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: URDU / S. Sinha College, Aurangabad,
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : P.G
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone :
   M.A. II Sem, Paper- 8
7. Title/Heading of e-content : "TABSARA NIGARI - EK - JAEZA"
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

31.12.2020

تبصرہ نگاری - ایک جائزہ

M.A. II Sem, Paper - 8

تبصرہ کو ریویو بھی کہتے ہیں۔ یہ کسی شاعر، ادیب کی کتاب یا رسالے کا مختصر جائزہ ہوتا ہے اس کے ذریعہ تبصرہ نگار کتاب یا رسائل کے محاسن یا معائب کو اجاگر کرتا ہے۔ آجکل ہر اخبار میں اتوار یا ہفتہ کو اخبار یا رسالہ کے آخری کالموں میں نئی کتابوں پر تبصرہ شائع کرنے کا رواج عام ہو گیا ہے۔ اس سے عوام و خواص نئی کتابوں سے باخبر و آشنا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے پبلیشر مخصوص تبصرے شائع کرا کر کتابوں کو مشتہر کرتے ہیں۔ اس سے ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ خریدار کو آسانی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کس موضوع پر کون سی کتاب منظر عام پر آئی ہے اور اس میں کیا مواد ہے۔ کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ اکثر لائبریریوں میں ایسی تبصروں سے کتابوں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ جہاں تبصرے نئی کتابوں کے بارے میں معلومات فراہم ہوتی ہے وہیں نئے لکھنے والے اہل مختلف موضوعات پر کتابیات اور اس کی تفصیل بنانے میں سہولت ہوتی ہے۔

تبصرہ نگاری کی روایت شاعری کے تذکروں سے ادبی مقالات اور رسائل کے مخصوص تبصراتی کالموں تک پہنچتی ہے۔ اس میں کبھی صرف تعریف اور توصیف یا صرف تنقیص و تضحیک کے رنگ بھی نظر آتے ہیں جن میں سے کوئی بھی تبصرہ نگاری کا مقصد نہیں۔ کسی کتاب پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے سے پہلے تبصرہ نگار بہ نظر غائر اس کا مطالعہ کرتا ہے، اس کے ظاہر و باطن سے آشنا ہونے کے بعد یا اس کے ساتھ ساتھ وہ کتاب کو عمومی تنقیدی اصولوں کی روشنی میں پرکھتا اور اس کے مواد و موضوع کی اہمیت یا غیر اہمیت کا اندازہ لگاتا ہے۔ یہاں اسے صرف کتاب کے متن سے غرض نہیں ہوتی۔ وہ صاحب کتاب کی ادبی حیثیت کو بھی مد نظر رکھتا ہے کیونکہ محض تبصرے کی حد تک دونوں اکائیوں کے اتحاد کی خاص اہمیت ہوتی ہے۔ تبصرے کا ایک مقصد یہ اعلان بھی ہے کہ فلاں ادیب کی فلاں کتاب شائع ہوگئی اسی اعلان کے بعد تصنیف اور مصنف دونوں کا نام لینا ضروری ہوتا ہے۔ ہر تبصرہ محض ادبی تنقید

نہیں ہوتا کہ جہاں مصنف سے صرف نظر بھی ممکن ہے۔ اس طرح تبصرہ نگار ادبی رجحانات کے حوالے سے دونوں کا مقام متعین کرتا ہے۔ عملی طور پر مصنف اور تصنیف کا مختصر تعارف، عصری ادب سے ان کا رشتہ، تصنیف کی ظاہری بناوٹ، اس کی قیمت اور مقام اشاعت وغیرہ کا اعلان تبصرہ نگاری کے لوازم ہیں۔ شمس الرحمن فاروقی کے تبصروں کا مجموعہ "فاروقی کے تبصرے"، ظ۔ انصاری کی کتاب "کتاب شناسی" اور کلام حیدری کی "برملا" تبصرہ نگاری کی عمدہ مثالیں ہیں۔ ان کے علاوہ متعدد ادبی رسائل میں مختلف مبصرین کے گوناگوں تبصرے بھی اس صنف کی اچھی مثالیں کہے جاسکتے ہیں۔

صنف تبصرہ ایک ہمہ گیر اور جامع صنف ہے۔ اس کے موضوعات کا دائرہ محدود نہیں۔ جس قدر زندگی وسیع اور جامع ہے اسی قدر اس صنف کے موضوعات کا دامن پھیلا ہوا ہے۔ بیشتر تبصرہ کے موضوعات براہ راست انسانی زندگی میں رونما ہونے والے مختلف نوعیت کے واقعات اور انسانوں کی ہمہ اقسام کی سرگرمیوں کے ترجمان جرائد و رسائل پر اظہار خیال (ادبی، مذہبی) منظر عام پر آتے ہیں۔ گویا تبصرہ نگاری عوام تک خبر کا نہایت موثر ذریعہ ہے۔ اور دور جدید میں اس کی اہمیت اور افادیت مسلم ہے۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course: M.A. II Sem, paper - 8
Tittle/Heading of E-content: "TABSARA - NIGARI - EK - JAEZA"
whats app. No. 9431632576